نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسوائے زمانہ عائلی قوانین کا آرڈیننس دورِ ایوبی کا وہ سیاہ ترین دھبہ ہے جو اب تک ملتِ مسلمہ پاکستانیہ کے نورانی ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ اور ہم سب کے حمیتِ اسلامی اور غیرتِ ایمانی کیلئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ اسکی تجویز اور تنفیذ سے لیکر اب تک علماءِ حق اور غیور و جسور مسلمانوں نے متفق ہو کر اس پر احتجاج کیا۔ اس کے غیر شرعی اور غیر اخلاقی ہونے پر مدلل اور مفصل رائے ظاہر کی۔ چند حیا باختہ اور یورپ زدہ افراد کو چھوڑ کر عفیف اور پاکدامن عورتیں بھی اسکی قباحت پر متفق ہیں، پھر صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں بھی اس پر ہمہ گیر نفرت کا اظہار اور اسکی تنسیخ کی سفارش کی گئی ہے۔ ایوب کے اختلاع اور عزل کی تحریک کے دوران کوئی ایسا عوامی مظاہرہ نہیں ہوا جس میں ان قوانین پر نفرت و ملامت نہ کی گئی ہو۔ ان قوانین کی تمام دفعات تعددِ ازدواج پر پابندی۔ نکاح کے لئے عمر کی تحدید، طلاق اور عدت کے مسائل میں ردّ و بدل، پوتے کی وراثت وغیرہ میں کوئی ایسی دفعہ نہیں جو قرآن و سنت اور مسلمانوں کے مختلف مکاتبِ فکر کے فقہی نظام سے جوڑ کھا سکتی ہو جسکی بناء پر نئی حکومت کی معتدلانہ پالیسی اور عوام کے دینی جذبات کی رعایت کے پیشِ نظر مسلمانوں کو بجا طور پر توقع تھی کہ صدر یحییٰ خان کی حکومت ان قوانین کو پیشرو حکومت کی طرح نام نہاد ترمیمی کمیٹیوں کے سپرد کر کے ٹالتے رہنے کی بجائے اسے یکلخت منسوخ کرنے کا آرڈیننس جاری کر دے گی۔ مگر افسوس کہ اس بارہ میں مایوسی کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ حال ہی میں ان قوانین پر غور و فکر اور ترمیم کے لئے جس ایڈوائزری کونسل کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے اس سے ان خدشات کو اور بھی سہارا مل جاتا ہے کہ نئی حکومت ان قوانین کے بارہ میں یا تو عوامی احساسات سے آگاہ نہیں، یا پھر وہ تجاہلِ عارفانہ سے کام لیکر اُسے ٹالنا چاہتی ہے۔ تاہم اگر ایڈوائزری کونسل اب بھی ان قوانین کے بارہ میں صاف دل ہو کر ملک بھر کے تمام علماء اور عامۃ المسلمین کے مسلسل اور ہمہ گیر احتجاج، اختلافی نوٹس اور متبادل تجاویز کو سامنے رکھ کر ان قوانین پر غور کرے تو وہ بہت جلد اس کی تنسیخ کے دانشمندانہ فیصلہ تک پہنچ سکتی ہے۔ فیملی لاز پر مسلمانوں کا جو ردِ عمل اب تک ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے۔ ایڈوائزری کونسل کو وہ پورا ریکارڈ مہیا کر کے اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔

اسلام نے عائلی اور ازدواجی زندگی کیلئے جو عادلانہ اور منصفانہ اصول مقرر کئے ہیں، اگر انہیں صحیح

شکل میں نافذ کر دیا جائے تو گھریلو مسائل اور مرد و عورت کی باہمی زندگی کی تمام پیچیدگیاں خود بخود کافور ہو جاتی ہیں۔ مگر اس کا مرحلہ موجودہ فیملی لاز کی تنسیخ کے بعد کا ہے۔ عائلی قوانین پر غور کرنے والی کمیٹی کو دو باتیں ملحوظ رکھنی چاہئیں، ایک تو یہ کہ موجودہ عائلی قوانین کا مجموعی حیثیت سے غیر شرعی ہونے پر قرآن و سنت پر عبور رکھنے والے علماء کے کسی گروہ میں بھی دو آراء نہیں پائی جاتیں اور نہایت منقح اور ہر طرف سے واضح طور پر دلائل کی روشنی میں موجودہ قوانین پر تنقیدیں سامنے آچکی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ موجودہ قوانین سے ملک کی باشعور اور حیادار خواتین کو بھی اتفاق نہیں۔ اس میدان میں اگر کچھ کہا جا رہا ہے تو وہ "اپوا" کے نام سے چند بازاری قسم کی عورتیں ہیں جن کی عادات و اطوار اور شبانہ روز مشاغل، اخلاق، عفت اور اسلام کیلئے ایک گالی بن کر رہ گئی ہیں۔ یا پھر ہماری محترمہ بیگم رعنا لیاقت علی خان ہیں جو کبھی ان خواتین کو اینگلو محمڈن لاز کا نعم البدل قرار دیتی ہیں۔ اور کبھی یہ کھسیانی بلی اس طرح کھمبا نوچتی ہے کہ علماء اب تک ان قوانین کے بارہ میں کیوں خاموش تھے۔؟ بیگم صاحبہ عمر کے آخری دور میں ہیں۔ مگر طور طریقے جوانوں کے سے دکھلا رہی ہیں۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ پاکباز خواتین کے حقوق کے نام پر وہ انکی عفت اور عظمتوں کا جنازہ نکال رہی ہیں اور دوسری طرف وہ آخر دم تک اپنے قابل احترام شوہر نامدار کی نیک نامی پر بھی چھینٹے ڈالتی جا رہی ہیں۔ ہمیں اس سلسلہ میں محترمہ بیگم آغا محمد یحییٰ خان صاحب (جنہیں چند ماہ قبل دارالعلوم حقانیہ آمد کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، نے عائلی قوانین کے غیر فطری اور غیر اسلامی ہونے پر تفصیل سے آگاہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر وہ ایسے امور میں بہترین اسلامی کردار ادا کر سکیں تو انہیں تاریخ میں زبیدہ مرحومہ بیگم ہارون الرشیدؒ جیسا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔) سے بھی گذارش کرنی ہے کہ انہیں اس سلسلہ میں اپنے سلجھے ہوئے ذہن پاکیزہ احساسات اور اہم حیثیت سے کام لیکر اس دینی فریضہ سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے اور عورتوں کے حقوق کے نام پر "اپوا" کے نام سے جن غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکات کا مظاہرہ ہو رہا ہے اس کا سدباب کرنا چاہیئے وہ اور ان جیسی چند ایک ذمہ دار خواتین اگر چاہیں تو اپنی مساعی سے خواتین کو اللہ اور اس کے رسول کے دئے ہوئے حقوق اور صحیح مقام دلوا سکتی ہیں۔ اور عورت کا صحیح مقام یہی ہے کہ وہ شمع محفل نہ ہو، رونق خانہ ہو، متاع عیش و نشاط نہ ہو، عفت اور عصمت کا آبگینہ ہو۔ بندگان ھوس و ہوس کے گلے کا طوق نہ ہو۔ ماں بہن اور بیوی کی شکل میں مرد کی عظمتوں کا تاج ہو۔ ان گذارشات کیساتھ ہم ایک بار پھر موجودہ حکومت سے مخلصانہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ موجودہ عائلی قوانین کا معاملہ مشاورتی کونسلوں اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والی متوقع اسمبلیوں پر نہ چھوڑے